كل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار

الحمد لله والمنت که مثنوی قاطع بدعات وقامع اختراعات موسوم به

دافع بدعت

از تصنیفات منشی سید علی حسین صاحب ساکن بہرلی سادات ضلع انباله

در مطبع محمدی دہلی باہتمام محمد مرزا خان مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

مناجات و دعا ۱۲

الٰہی دے ہمیں حق کی محبت / الٰہی بخش ہمکو اپنی اُلفت ✦
الٰہی دے ہمیں تو ایسی طاقت / کہ عالم سے کریں ہم دفع بدعت
کریں حکم خدا کو سب پہ ظاہر / کہ ہوا چھے بُرے سے خلق ماہر ✦
چلیں ہم سب طریق حق پہ دایم / رہیں راہِ رضاے حق پہ قایم
ہمارے دلمیں تو انصاف بھر دے / ہمارے ذہن کو تو صاف کر دے
خداوندا تعصّب سے بچا تو ✦ / جو ہووے راہ سیدھی وہ دکھا تو
حسد سے بُغض سے کر صاف سینہ / رہے دلمیں نہ اہلِ حق سے کینہ
بچا ہمکو تکبّر سے ریا سے / شرورِ نفس سے مکر و دغا سے

حکایت بطور شکایت

الٰہی نفس شیطان نے ستایا / ضلالت کا ہمیں رستہ بتایا
الٰہی بدعتوں کا زور ہے اب / جدھر دیکھو نیا ہی شور ہے اب
ہمارے نفس نے یہ سر اُٹھایا / کہ اہلِ علم کو ساکت بنایا

تعصب سے ہمارے ہین وہ مجبور
ہوئے ہین راست گوئی سے بہت دور

کلامِ حق زبان پر اُنکے گر آئے ٭
ابہی سارا زمانہ اُنسے پہر جائے

ہوئے ہین وُہ مطیعِ اہلِ ثروت
اور اُنکو جاہلون کی ہے حمایت

خوشی ہے جاہلونکی اُنکو منظور
ہوئے ہین حُبِ دُنیا سے وہ مجبور

نہین ہوتے وہ مانع بدعتون کے
کہ عزت مین زوال اُنکے نہ آئے

خوشامد جاہلون کی جو کرے گا
وُہ گردابِ ضلالت مین پڑیگا

نہین ہے خوف کا اب وقت حاشا
کرین ہم جاہلون سے کیون تقیا

اطیعوا اللہ ہے قرآن مین آیا ٭
نہین جاہل سے ڈرنے کو بتایا

جنہین ہے پاس حکم ایزدی کا ٭
نہین ڈر اُنکو دُنیا مین کسیکا ٭

بہرا ہو دلمین گر ہول قیامت
تو پہر ہوتا ہے کب خوفِ ملامت

چہپائی جس نے اِک آیت خدا کی
ہمیشہ اُسپہ ہے لعنت خدا کی

کہین عالم اگر بدعت کو دیکہے ٭
تو لازم ہے کہ فوراً اُسکو روکے

اگر ساکت رہے اُسوقت عالم ٭
کہا ہے عالمون نے اُسکو ظالم

لکہا ہے مجلسی نے اُسکو ملعون
کیا ہے اعتقادیہ مین ملعون ٭

جو عالم ہوکے حق پوشی کرے گا
بخوفِ قوم خاموشی کرے گا ٭

قیامت مین بہی جانا ہوگا ایکدن
خدا کو مونہہ دکہانا ہوگا ایک دن

جو قایم ہین شریعت پہ نبیؐ کے
نہین ڈرتے ملامت سے کسیکے ٭

جنہین مطلوب ہے دنیا کی عزت
اُنہین مرغوب ہے عقبیٰ کی ذات

برائی سے جو ڈرتے ہین یہان وُہ
بروزِ حشر جائینگے کہان وُہ ٭

جو ڈرتے اہل دنیا سے ہین عالم ۔ وہ ہین خود اپنے حق مین آپ ظالم

گزارش بصد عجز و نیایش

خدا سے اے مسلمانو ڈرو اب ۔ نکاح بیوگان جاری کرو اب

نہین ہو اب کسی باعث سے مجبور ۔ کرو للہ تم بدعات کو دور

غریبون کو نہ رانڈون کو ستاؤ ۔ اُنہین قید مصائب سے چھڑاؤ

نہ ٹہیراؤ رواجون کو شریعت ۔ نکرد انو محبت کو عداوت

جو کرتے ظلم کی ہو خود مذمت ۔ تو اپنے حق مین بس ظالم ہو مت

کرم کو رحم کو ہو جانتے خوب ۔ نہین پہر کس لئے وہ تمکو مرغوب

عجب بیفائدہ ہو کام کرتے ۔ عبث ہو بے اثر باتون پہ مرتے

درست ہو دین نہ جن کا مو نہ اخلاق ۔ عجب ہے ایسی باتون کے ہو مشتاق

اگر حق پر تمہارا بند لب ہے ۔ تو پہر ذکر شجاعت بے سبب ہے

اگر تابع شریعت کا نہین تو ۔ تو ہے بے فائدہ بدعات کی خو

کلام باعلوم

محرم کو نہ تم تہوار جانو ۔ یہ بدعت چھوڑ دو للہ مانو

نہ جس بات سے حاصل صفائی ۔ تو مت تکلیف کر جیو اُسمین بہائی

نمود اور نام کو دنیا کے چھوڑو ۔ شریعت سے نبیؐ کے مونہہ نہ موڑو

کرو اس ماہ مین حق کی عبادت ۔ محبت ہے ائمہ کی اطاعت

نہ بولو جھوٹ ہرگز مرثیہ مین ۔ بتائین کب شریعت نے یہ باتین

شہزادون پہ یہہ تہمت نہین خوب ۔ کرو مہندی کی رسم اُنسے نہ منسوب

نہ تھی رسم جاہ بندی عرب مین
بزرگون کو نہ دو دشنام ہرگز
نہ پیٹو چھاتیان محفل مین آکر
نہ ڈومون کی طرح ہل ہل کے گاؤ
بناتے ہین وہ خود اپنا تماشا

شریعت کی تھی پابندی عرب مین
پسندیدہ نہین یہ کام ہرگز
کرو ماتم نہ یون صورت بناکر
نہ صورت جاہیانہ تم بناؤ +
بجاتے ہین جو احمق ڈھول تاشا

احادیث صحیحہ پر عمل

کرو کام اب حدیثون کے موافق
بناکر تعزیے عاصی نہو تم + +

چلو یارو امامون کے مطابق
نہ پیرو بُت پرستون کے بنو تم +

خطاب بعوام براے رفاہ عام

رفاہ عام کا سودا نہین کچھ
نہ عدل و رحم اور اشفاق کی خو
بُری باتون کا ہے دلمین خزینہ
یہ سب افعال ہین بازاریون کے

اور اپنے جنس کی پروا نہین کچھ
بسی ہے دلمین بداخلاق کی بو +
بھرا ہے کفر سے صندوق سینہ
ایہ خوش نہین ان حرکتون سے

ذکر مجبوری علما

دبے ہین گرچہ اہل علم تم سے
تو اکثر بدعتون سے ہین مبرا
مگر ہان اب تمہارے ڈر سے وہ بھی
نبی پاک کے افعال دیکھو + + +
عبادت ہے خدا کی عین طاعت

جو دیکھو رنگ انکی مجلسون کے
نہین وہان مرثیہ جھوٹا نہ نوحا
کرین بدعات کو شاید کہ جاری
امامون کے ذرا اقوال دیکھو +
محبت ہے ایہ کی اطاعت ++

کرو اعمال پہ او سکے نظر تم ✦
کرو تدبیر تا افعال ہون نیک
طلب حق سے کرو تم نیک توفیق
نہ اہلِ علم کو ناحق دباؤ ✦
ادب سے غور سے اُنکی سُنو تم
سنو تم اُن سے احکام الٰہی
کرو مجبور اُن کو تم نہ ایسا ✦
نہ اہلِ علم سے نفرت کرو تم ✦
بناؤ رام جنہین کی نہ تم نقل
یہہ سب بیکار ہے دُنیا کی شُہرت
کیا آخوند نے اک جا رقم یون ✦
رہیگا فوق اُسکو بدعتون پہ ✦
اماموں پہ نہ تُم بُہتان بناؤ
جو ہو خوف خدا دل مین تُمہارے
اگر قرآن کو بامعنی پڑہو تم ✦
سنو اُستاد کا گر غور سے ذکر
حدیثون کی ہو گر تحقیق منظور ✦
کتابین اور رسالے گر بناؤ
اُنہین ہرگز نہین تحقیق مطلوب

رہو آلِ نبی کے حال پر تُم ✦
تمہاری قوم کے اعمال ہون نیک
رکھو دل سے تلاش راہِ تحقیق
اُنہین آزاد اور حق گو بناؤ ✦
کہو نرمی سے جو اُنسے کہو تم ✦ ✦
کرو درک اوامر اور نواہی ✦ ✦
کہ کہوین وُہ تمہارے حسب منشا
نہ بدعت کے لئے اُنسے لڑو تُم ✦
کہ باتین ہین یہہ ساری دور از عقل
نہین ہے بدعتون مین جز ضلالت
نقلت ہی اگر ہو فعلِ مسنون ✦
بکثرت بدعتین حسنہ ہی ہون گر
نہ یون اسلام پر دہبہ لگاؤ
چلو رستہ پہ تم آل نبی کے ✦
نہ بدعت اور جہالت مین پڑو تم
نہو تصحیح کی ہی تمکو کچہہ فکر
بہت سی ہین کتابین اسمین مشہور
تو تم یہہ روضۃ الاحکام دیکھو
جنہین یہہ بدعتین ہین دل سے مرغوب

احادیث صحیحہ گر وہ دیکھین + — موافق اور موثق کو بھی پرکھین
تو بیشک حق ہو انپر خوب ظاہر — اصول شرع سے بھی ہووین ماہر
عبادتہائے باطن کی خبر ہو — اور اخلاق حمیدہ کا اثر ہو +
دلون مین جوشش ہمدردی ہو پیدا — رفاہ عام جس سے ہو ہویدا +
نہین اصل رہ حقیقت جنکو معلوم — شریعت کے فواید سے ہے محروم
ناموں سے ہین سب اخلاق مروی — شریعت ہے مجازی اور حقیقی +
فقط لفظون پہ رکھتے ہین نظر جو — حقیقت سے ہین مطلق بیخبر وہ
پسند نفس امارہ ہے بدعت + — رواج قوم سے رکھتے ہین رغبت
شریعت اور طریقت چھوڑ بیٹھے — ہے صحبت جاہلون سے جوڑ بیٹھے
بظاہر گو کہ ہے بدعت مین زینت — مگر ہے اصل مین وہ سب ضلالت
شیاطین نے بنایا بدعتون کو — جہالت نے مٹایا سنتون کو
اطاعت جنکو شیطان کی ہے مطلوب — انہیں کو بدعتین ہوتی ہین مرغوب
نہین انکو پسند ہرگز شریعت — طریق حق سے ہے جنکو نفرت +
دلون مین جہل کچھہ چھایا ہے ایسا — نہین ہے عالمون کی قدر اصلا +
شریعت سے ہین جاہل سخت بیزار — نہین طاعت پہ رغبت انکو زنہار
برے اچھے کی ہے یہ خوب میزان — اسی سے حق و باطل کی ہے پہچان
برون کی ہاؤ جن باتون پہ رغبت + — یقینی ہے وہ ہی راہ ضلالت +
اور اچھے لوگ ہون جسمین کہ مصروف — سمجھہ لو دل مین ہے یہ فعل معروف
نہ اہل علم مین ماتم ہے ایسا + — کہ ہو سینہ زنی انکا طریقا +

نہ کوئی مرثیہ گوئی میں مشہور
نہ کوئی مرثیہ خوانی پہ مغرور

نہ کوئی تعزیہ بندی میں اُستاد
یہہ سب تیلی جولاہوں کے ہیں ایجاد

نہیں اب تک کسی عالم کو دیکھا ٭
کہ ہو رندون کے نیچے سر برہنا

نہ جائز سینہ کوبی جانتے ہیں ٭
نہ وہ یون تربتون کو مانتے ہیں

نہ وہ ڈالیں گلے میں سُرخ ناڑا
نہ وہ باندہیں عَلم پر کوئی کنگنا

ہوا اسکا یقینی یون نتیجا ٭
نہیں ہے یہ ایمہ کا طریقا ٭

نکالی ہیں یہ باتیں صوفیوں نے
کیا ہے انکو جاری کوفیوں نے

صلوٰۃ و صوم سے ہوتے ہیں بیزار
اگر بدعات پر کرتے ہیں اصرار ٭

اگر بدعت عبادت فی المثل ہو ٭
ابہی اس سے ہو نفرت جاہلون کو

نہیں رندون کو راہ حق سے اُلفت
نہیں اُنکو ایمہ سے محبت ٭

نہیں ہوتے کبھی ملت پہ راغب
ہمیشہ ہیں وہ بدکاری کے طالب

گوارا کب ہے عزت دین کی اُنکو ٭
پسند آتی ہے ذلت دین کی اُنکو ٭

یہاں سے ہوگیا بس صاف معلوم
شریعت کے مخالف ہے یہ سب دہوم

اگر یہ دہوم ہوتی حسب سنت
تو ہوتی عالمون کو اسپہ رغبت

مگر اس سے جاہل ہوکے بیزار
اور انکے پاس بہی آتے نہ زنہار

ہوا معلوم وہ سنت نہیں ہے
کہیں بہی اُسپہ کچہہ حجت نہیں ہے

مگر ڈر ہے نہ اب ڈر جائیں عالم ٭
جواز اسکا کہیں فرمائیں عالم ٭

کوئی لائیں حدیث ایسی بناکر ٭
قیاس ابلیس کا اُسمیں ملاکر ٭

کہ جائز ہے بنانا تعزیہ کا
نتیجہ ہے رولانا تعزیہ کا ٭

مگر سمجھیں نہ اسکو فعل مشروع ‎—‎ کہ یہہ بدعت تو ہے پر غیر ممنوع

مولوی و مجتہد لوگ تعزیہ نہیں بناتے

ذرا اے منصفو کچھ مونہہ سے بولو ‎—‎ سمجھتے ہیں یہی وہ تعزیہ کو
اُسے وہ گھر کی برکت جانتے ہیں ‎—‎ وہاں منت پہ منت مانتے ہیں
گھروں میں اہل و علم دین کے اصلا ‎—‎ نہیں بنتا کہیں حاشا و کلا

وہ ڈاڑہی ہی نہیں منڈاتے

ہے خدا داڑہی کا بہی اُنکے سلامت ‎—‎ مسلمانوں کی سی رکھتے ہیں صورت
ہے حلق و قصر سب پورب کا ایجاد ‎—‎ یہہ کہیتی پوربیوں نے کی ہے برباد
بنائے جو خدا نے مرد و عورت ‎—‎ تو ڈاڑہی سے ہوئی تمیز صورت
سلام اسلام کا تہا جو طریقا ‎—‎ اُنہوں نے بندگی سے اُسکو بدلا
سلام خشک کو کس طرح مانیں ‎—‎ ادب سے جو کہ اُسکو دور جانیں
یہی افعال کرکے خاص اور عام ‎—‎ طریق شیعہ کو کرتے ہیں بدنام
نہ تہے اصلا یہ افعال ائمہ ‎—‎ نہ تہے حاشا یہ اعمال ائمہ
یہ ہے سب کارسازی حامیوں کی ‎—‎ یہی عادت تہی اکثر شامیوں کی
جنہوں نے آل احمد پر تبرا ‎—‎ کیا ہے نو برس تک بے محابا
محبوں کو مگر روکا علی نے ‎—‎ جواب سخت پر ٹوکا ولی نے
کہا مکروہ ہے یہ زشت گوئی ‎—‎ جواب اُنکو نہ دو ترکی بترکی
یہی اشراف کا ابتک ہی ہے ڈہنگ ‎—‎ مگر اجلاف کا ہے سب وہی رنگ
نہیں اشراف میں یہ شور بیجا ‎—‎ مگر ہے جاہلوں میں اسکا چرچا

طریقہ عالمون کا یہ نہین ہے	مگر ہان عامیون کے دلنشین ہے

عرض بخدمت علمائے بغرض

رہو لے عالمون حق سے نہ خاموش	حقوق دین نہ کر بیٹھو فراموش
ہے واجب تمپہ نیکی کا سکہانا	خلایق کو برائی سے بچانا ✦ ✦
فرایض مین خدا کے سب یہ واجب	بتانا انکا تمکو ہے مناسب ✦
خصوصًا ہے یہ حصہ عالمون کا	کہ کرنے دین نہ انکو فعل بیجا
رئیسون کو کرین راغب لے الحق	رفاہ عام کو چھوڑین نہ مطلق ✦
اگر انسان مین غمخواری نہین کچھہ	تو حیوان پر بزرگی بھی نہین کچھہ

مذمت خرچ بیجا

خدا ہے دوست رکھتا محسنین کو	نہین وہ پیار کرتا مسرفین کو ✦
بھلا اسراف سے پھر فائدہ کیا ✦	بجز اسکے کہ جاوین دین و دنیا
خدا نے یون کہا قران کے اندر	کہ ہین ور خرچ شیطان کے برادر
نہین ہے ذکر اہل بیت ممنوع	مگر ہان اسقدر جتنی ہو مشروع
کرو سنت کو سنت کی طرح تم	نہ رکھو اسمین بدعت کی طرح تم
زبانی ہی زبانی ہون نہ باتین	بناوٹ کی نہون کچھہ اسمین گھاتین
اباحت مین ثواب اصلا نہ سمجھو ✦	کبھی اسراف کو اچھا نہ سمجھو ✦ ✦
نہ جایز کو کرو سنت مین داخل	کرو بدعت شریعت مین نہ شامل
نہ کچھہ اسراف بیہودہ کرو تم ✦ ✦	عبث بدعت کی خاطر مت مرو تم
کہینگے تب کف افسوس مل کر ✦ ✦	کہ ہمنے کیا لیا یہ راہ چل کر

خدا پوچھیگا عیاشون سے جب یون — میری نعمت کو کہو پایے سبب کیون
پسند آیا نہ تمکو میرا انعام — اڑایا بدعتون مین تاکہ ہو نام
ہمیشہ نام دین کو نام رکھا — فقط خواہش سے اپنے کام رکھا
نہ فیض عام مین دولت لگائی — نہ اچھے کام مین محنت اٹھائی
یہان بدعات مین دولت لٹائی — وہان آخر کو جا ذلت اٹھائی
ڈرو اسے دوستو روز جزا سے — لگائیو دل نہ اس دار فنا سے
بچو بدعت سے گو اسمین ہے لذت — نہین کچھہ کام کی بیجا یہ شہرت
کرو اصلاح باطن کی تدابیر — تمہارے دل پہ تا اچھی ہو تاثیر
خرد اور علم کو رہبر بناو — اور اپنے نفس کے دم مین نہ آؤ
نہ یہ نعمت نہ یہ دولت رہیگی — نہ یہ شوکت نہ یہ حشمت رہیگی
نہ میخانہ نہ یہہ ساقی رہے گا — حساب خیر و شر باقی رہے گا

نوحہ من تصنیفات جناب مولانا مولوی سید الفت حسین صاحب

شہ نے وصیت یہ کی شرع کو مت چھوڑنا — ہو گئے تم آل علی شرع کو مت چھوڑنا
شور و فغان ہے حرام منع ہے بدعت تمام — بہر خدا و نبی شرع کو مت چھوڑنا
قید ستم مین رہو لاکھہ مصائب سہو — کرنا نہ شکوہ کبھی شرع کو مت چھوڑنا
مرضی مولی ہے جو ازبسکہ ولی ہے وہ — چپ ہین نبی و ولی شرع کو مت چھوڑنا
دنیا جگہہ غم کی ہے زیست کوئی دم کی ہے — رنج ہے یہان کی خوشی شرع کو مت چھوڑنا
حق کا سدا ذکر ہو موت کی بس فکر ہو — باقی ہے سب الہی شرع کو مت چھوڑنا
سینے نہ تم توڑنا سر کو نہ تم پھوڑنا — منع ہے یہ خودکشی شرع کو مت چھوڑنا

عابد بیمار ہو طوق گرانبار ہو
دُکہہ ہو کہ آرام ہو حق سے فقط کام ہو
شادی و غم میں ذرا حق کو نہ تم بہولنا
دن ہو کہ رات ہو آدمی کے ساتہہ ہو
وعدہ نہ تم چھوڑنا حق سے نہ مُنہہ موڑنا

آگ ہو گہر میں لگی شرع کو مت چھوڑنا
چاہنا رب کی خوشی شرع کو مت چھوڑنا
کچہو نہ رہیں بُری شرع کو مت چھوڑنا
یاد خدا ہر گہڑی شرع کو مت چھوڑنا
خوش ہے رو راستی شرع کو مت چھوڑنا

نوحہ دیگر

فرماتے تھے یوں حضرت لاحول و لا قوۃ
کر دور بلا مولیٰ یا صبر عطا فرما
بس صبر کرو یارو زنہار نہ دم مارو
موت آتی ہے جب سر پر وقفہ نہیں یکدم بہر
ہم حق کو نہ چھوڑینگے مُنہہ رب سے نہ موڑینگے
جو حق سے گزرتے ہیں آخر وہ بہی مرتے ہیں
خالق کی شریعت پر احمد کے طریقت پر
جو مرد بہادر ہیں وہ صابر و شاکر ہیں
زر پر نہیں جی دل دہرتے کاذب سے نہیں ڈرتے

فارس کی کرون جیت لاحول و لا قوۃ
بندہ کو نہیں طاقت لاحول و لا قوۃ
نزدیک ہے اب رحلت لاحول و لا قوۃ
دیتی نہیں یہ مہلت لاحول و لا قوۃ
اللہ رکہے حرمت لاحول و لا قوۃ
دارین میں ہے ذلت لاحول و لا قوۃ
ہے موت ہمیں عزت لاحول و لا قوۃ
حق پر ہے اُنہیں جرأت لاحول و لا قوۃ
رحمت ہے اُنہیں رحمت لاحول و لا قوۃ

خالق پہ توکل ہے رزاق کا توکل ہے
اللہ سے ہے الفت لاحول و لا قوۃ

تمام شد

بمطبع محمدی واقع دہلی کوچہ چیلان باہتمام محمد مرزا خان طبع ہوا